37951 - کیا اعتکاف کرنے والا مسجد سے نکل سکتا ہے

سوال

میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کرنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتا ہوں، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں کام سے دو بجے دوپہر واپس آتا ہوں، اور کیا مجھے ہر وقت مسجد میں ہی رہنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اعتکاف کرنے والے کا مسجد سے نکلنا صحیح نہیں کیونکہ مسجد سے خروج کی وجہ سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے، کیونکہ مسجد میں اللہ تعالی کی اطاعت کے لیے ٹھرنے کا نام ہی اعتکاف ہے۔

لیکن جب کوئی ضرورت ہو تو مسجد سے نکلا جاسکتا ہے مثلا قضائے حاجت، وضوء، غسل، اور اگر کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانے لانے کے لیے نکلنا جائز ہے اور اسی طرح دوسرے امور جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور وہ مسجد میں سرانجام نہیں دیے جاسکتے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ:

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں ہوتے تو گھر میں قضائے حاجت کے بغیر داخل نہیں ہوتے تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2092) صحیح مسلم حدیث نمبر (297)

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی المغنی میں کہتے ہیں:

حاجۃ الانسان سے بول براز مراد ہے اور یہ الفاظ ان دونوں سے کنایۃ بولے گئے ہیں، کیونکہ ہر انسان قضائے حاجت کا محتاج ہے، اور اسی کے معنی میں کھانا پینا بھی آتا ہے کہ اگر کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو وہ مسجد سے نکل کر کھانا لا سکتا ہے۔

اور ہر وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس کے لیے بھی مسجد سے نکلا جاسکتا ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا اور جب تک وہ اس میں طویل عرصہ صرف نہیں کرتا اعتکاف صحیح ہے۔ اھ

اور ملازمت یا کام پر جانے کے لیے مسجد سے نکلنا اعتکاف کے منافی ہے اس سے اعتکاف صحیح نہیں رہتا۔

مستقل فتوی کمیٹی اللجنۃ الدائمۃ سے مندجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا اعتکاف کرنے والے کے لیے مریض کی عیادت کے لیے جانا یا دعوت قبول کر کے مسجد سے نکلنا یا گھر کی ضروریات پوری کرنا یا جنازہ کے ساتھ جانا یا کام پر جانا جائز ہے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ دوران اعتکاف نہ تو کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی کسی کی دعوت کھانے مسجد سے باہر جائے، اور نہ ہی اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے مسجد سے نکلے، اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے اوراسی طرح ڈیوٹی پر جانے کے لیے مسجد سے باہر نہ نکلے کیونکہ حدیث میں ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے، اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے، اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے، اور نہ ہی کسی کام کے لیے نکلے، لیکن جس کام کے بغیر گزارہ نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (2473)۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (410/10)

واللہ اعلم .